مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

(جامع ترمذی)

دست و گریباں

جلد دوم

رضاخانیوں کی خانہ جنگی

مولانا ابو ایوب قادری

مولانا منیر احمد اختر

ماضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل

(جامع ترمذی)

دست و گریباں

رضاخانیوں کی خانہ جنگی

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو یوسف قادری

نام کتاب: دست و گریباں

مؤلف: مولانا ابو ایوب قادری

ٹائیٹل: محمد عامر خان

تعداد: ۱۱۰۰

قیمت: ۵۵۰ روپے

اشاعت اول: مئی 2014ء

ملنے کا پتہ

مَیں انقلاب پسندوں کی اِک قبیل سے ہوں
جو حق پہ ڈٹ گیا اُس لشکرِ قلیل سے ہوں
مَیں یوں ہی دست و گریباں نہیں زمانے سے
مَیں جس جگہ پہ کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں

مصدقین اور مویدین کے لیے لمحہ فکریہ

مولانا احمد رضا خان نے مسلمانان ہند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے لیے جو واردات کی اور ہندوستان کے اہل سنت والجماعت کو دیوبندی و بریلوی دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس تکفیری واردات میں جو ہتھیار استعمال کیے ان کا پردہ چاک کرنے کے لیے تین بزرگ پہلے آگے بڑھے۔ انہوں نے بڑی جرأت سے خان صاحب کے خلاف قلم اٹھایا اور انہیں مجرم اور خائن قرار دیا۔

(۱) عمدۃ المحدثین مولانا خلیل احمد سہارنپوری

(۲) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صدر مدرس دیوبند

(۳) سلطان المناظرین مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری

چوتھی شخصیت موجودہ دور میں پیر کرم شاہ صاحب الازہری ہیں جنہوں نے بے خوف و خطر حسام الحرمین کی تردید فرمائی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو پاکان امت اور مقبولان بارگاہ صمدیت قرار دیا اور صاف الفاظ میں خان صاحب بریلوی کی تردید کرتے ہوئے مولانا محمد قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا نہ صرف قائل بلکہ اس ضمن میں آپ کا شمار مقبولان بارگاہ صمدیت میں سے کیا جیسا کہ عکسی خط سے بالکل ظاہر ہے۔

قارئین آپ نے پیر صاحب کو جو القابات ملے وہ پڑھ لیے ہیں: کافر گستاخ دائرہ اسلام سے خارج، ملعون، جہنمی، معتزلی، خبیث، اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر، معاذ اللہ۔

اب مصدقین اور مویدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ سب ان فتاویٰ کو یکسر رد کر دیں تا کہ فتنہ تکفیر کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے۔

مسئلہ ختم نبوت ایک نئے تناظر میں

اسلام میں بہت سے گمراہ اسلامی فرقے پیدا ہوئے مگر ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد مع الکفار جیسے بنیادی مسائل پر سب متفق رہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں جہاں انگریزوں نے اسلام کے خلاف اور بے شمار سازشیں کیں وہاں برصغیر پاک و ہند میں متفق علیہ مسائل کو متنازعہ بنانے کی سعی لا حاصل کی۔ مسلمانوں میں سے ایک ایسے ایمان فروش کا انتخاب کیا جس نے بے پناہ دولت اور دیگر مالی منفعت کے پیش نظر ایک زندیق کا کردار ادا کیا۔

غلام احمد مرزا قادیانی کے نبوت بلکہ دعویٰ مجددیت اور مہدیت کے اعلان کے ساتھ ہی تمام اسلامی ممالک میں بالعموم اور ہندوستان میں بالخصوص اس کا شدید رد عمل ہوا۔ پورے عالم اسلام کے علمائے کرام نے کامل تحقیق کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی ہم خیال جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور مرزا قادیانی کو بالاتفاق کافر و مرتد قرار دیا۔

مسلمانان ہند نے ان فتاویٰ پر اکتفا نہ کیا بلکہ انگریز دور کی عدالت مجاز ڈسٹرکٹ جج بہاولپور سے باوجود حکومت وقت کے شدید دباؤ کے ڈگری بایں مضمون حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ بروئے شرع محمدی مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

حق و باطل کا معرکۃ الآراء مقدمہ مرزائیہ بہاولپور

اس معرکۃ الآراء مقدمہ مرزائیہ میں جناب جج محمد اکبر خان بی اے ایل ایل بی ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے مرزائیت کو مرتد قرار دے کر امت مسلمہ کا نکاح مرزائیہ سے فسخ فرمایا۔ اہل اسلام کی جانب سے علامہ العصر سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری، عالم نبیل، فاضل جلیل مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد غلام گھوٹوی صاحب، رئیس المناظرین سید محمد مرتضیٰ حسن چاند پوری اور شہرہ آفاق مناظر ابو الوفاء صاحب دیوبند، حضرت مولانا نجم الدین صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب رحمہم اللہ نے بنفس نفیس عدالت میں حاضر ہو کر مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد کو روز روشن کی طرح آشکارا کیا۔

آیت ختم نبوت کے ضمن میں فاضل جج خان محمد اکبر کا تاریخی فیصلہ

فاضل جج خان محمد اکبر خان نے جو تاریخی فیصلہ لکھا اس کے صرف دو اقتباسات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خاتم کا معنی مہر دیگر علما نے بھی کیے ہیں اور حال ہی میں جو قرآن مجید کا ترجمہ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کا شائع ہوا ہے اس میں بھی خاتم کے معنی درج ہیں اور خاتم النبیین کے معنی انہوں نے یہ لکھے ہیں کہ مہر ہیں تمام نبیوں پر اور میری رائے میں یہی معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مدعا علیہ (قادیانی) کا اعتراض کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا کہاں سے اخذ کیا جائے گا۔

اس کا جواب یہ ہے ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا احادیث سے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے اخذ کیا جائے گا امت آج تک آپ کو آخری نبی سمجھتی آئی ...... کسی نے اس عقیدہ کی تغلیط نہیں کی۔

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور، ۱۹۲۵/۴)

ایک اور جگہ فاضل جج رقمطراز ہیں:

آخر کچھ تو بھید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخر النبیین نہیں کہا بلکہ خاتم النبیین کہا اس میں اول تو کوئی بھید نہیں پایا جاتا کیونکہ آخر النبیین کا لفظ خاتم النبیین کے مقابلہ میں زیادہ فصیح معلوم نہیں ہوتا اور قرآن مجید میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا جو غیر فصیح ہو۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کو چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں فضیلتیں یعنی آپ کا آخر ہونا اور افضل دکھلانا مقصود تھیں اس لیے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ۱۹۲۸/۳)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ ختم نبوت

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رقمطراز ہیں:

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي او كما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ (تحذیر الناس ص ۵۶)

قارئین فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی عبارت اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی عبارت غور سے پڑھیے آیا ایک جیسی ہیں یا کچھ فرق ہے۔ خصوصاً بریلوی علماء تعصب کا چشمہ اتار کر ان دونوں عبارتوں کو تامل اور غور سے پڑھیں اور پھر کوئی مناسب الفاظ ضرور لکھیں۔

فیصلہ مقدمہ بہاولپور کی تصدیق اور تائید کرنے والے بریلوی علماء و اکابرین

فاضل جج محمد اکبر خان نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی بھرپور تائید فرمائی ہے۔ جو اب اہل علم سے مخفی نہیں ہوگی۔ پھر اگر اس کی تائید میں بریلوی اکابرین اور علماء بھی ہوں تو صدی بھر سے چلنے والا اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کبھی بھی اتحاد امت کے لیے تیار نہ ہوں گے کیونکہ ان کا مشغلہ فقط امت مسلمہ کو توڑنا ہے نہ کہ جوڑنا۔ اب ذیل میں ان صرف بریلوی علماء کی فہرست پیش کرتے ہیں جنھوں نے خان اکبر خان کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔

سید احمد سعید کاظمی کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

موصوف صاحب رقمطراز ہیں:

ختم نبوت کا مسئلہ ضروریات دین سے ہے الحمد للہ کہ اس مسئلے کو لوگوں نے

اتفاقی مسئلہ قرار دے کر اس میں بحث و تمحیص شروع کر دی ہے۔ جس سے گمراہی کا دروازہ کھل گیا اور فتنہ ارتداد زور پکڑ گیا۔ اس ماحول میں اہل علم کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں لیکن محترم جج اکبر صاحب رحمۃ اللہ کا کارنامہ اس سلسلہ میں بے حد قابل ستائش ہے اور اسلامی تاریخ میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۷)

سید محمود احمد رضوی کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

فیصلہ مقدمہ بہاولپور مسلمانوں کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی تصور ہے اور بے شک جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ملت اسلامیہ کو اس فتنہ عظیم سے بچانا اسلام کی عظیم خدمت ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۷)

مفتی محمد حسین نعیمی ناظم دارالعلوم نعیمیہ کی طرف سے اس فیصلے کا خیر مقدم

تمام علمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا ایسا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ جماعت ہیں اس کی پوری روئیداد جسٹس محمد اکبر خان صاحب سابق ریاست بہاولپور کے مفصل و مدلل فیصلہ میں موجود ہے۔ یہ فیصلہ عوام و خواص مسلمین کے لیے مشعل راہ ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱/۷۸)

اب بریلوی علماء ان تین صاحبان کے خلاف بھی اپنا قلم اٹھائیں کیونکہ بریلوی اصول و ضوابط کی روشنی میں یہ مذکورہ بالا تینوں شخصیات دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتی ہیں۔

فاضل جج محمد اکبر خان اور محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری جنت میں

مولانا رکن الدین بریلوی کی تالیف کردہ کتاب مقابیس المجالس کے مقدمہ میں ایک

خواب لکھا ہے۔ قارئین وہ پڑھیں تاکہ آپ کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میر سراج الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ چیف جسٹس کے صاحبزادے ہیں۔ بڑے متقی، پرہیزگار ہیں اور آج کل ہجرت فرما کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں باب جبریل کے بالمقابل ایک مدرسہ میں خلوت نشین ہیں انہوں نے جج محمد اکبر خان صاحب مرحوم کو ایک خواب میں بہشت میں دیکھا ہے پہلے ان کو عالیشان محلات دکھائے گئے اس کے بعد ایک نہایت ہی خوبصورت محل میں ایک تخت پر جسٹس محمد اکبر بیٹھے دکھائے گئے۔ جب میر عبدالجلیل نے ان سے سوال کیا کہ یہ بلند درجات آپ کو کیسے نصیب ہوئے تو جج محمد اکبر رحمہ اللہ علیہ نے یہ جواب دیا کہ یہ انعامات مجھے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اس خدمت کے عوض ملے ہیں جو حق تعالیٰ نے مجھ سے فیصلہ بہاولپور کی صورت میں لی۔

ایک اور رؤیا صادقہ میں میر عبدالجلیل صاحب نے جج محمد اکبر صاحب علیہ الرحمہ کے ہمراہ دو اور بزرگوں کو بارگاہ رسالت میں نہایت بلند درجہ پر فائز دیکھ کر جج صاحب سے یہ پوچھا کہ یہ دونوں حضرات کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور میں میرے معاون ہیں۔ میر صاحب کا خیال ہے کہ وہ حضرات مولانا انور شاہ کشمیری اور ان کے رفیق کار ہیں۔

وہ مولانا انور شاہ کشمیری جنہوں نے ایک دن جوش میں آ کر کمرہ عدالت میں قادیانیوں سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ کے فضل سے ابھی تمہیں مرزا قادیانی دوزخ میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں۔ یہ للکار سن کر حاضرین کانپ رہے تھے اور کسی قادیانی کو مزید کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ (مقابیس المجالس ص ۵۳)

اس فیصلہ کی مزید توثیق پاکستان کی قانون ساز قومی اسمبلی میں

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک قومی تاریخی دستاویز ہے جس کا سہرا قائد جمعیت علمائے اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی

محمود رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہے۔ جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے ایوان میں قدرت حق نے اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست دی۔ جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ موقف کو پڑھا۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سر فہرست ہیں۔ بریلوی علماء میں شاہ احمد نورانی اور عبد المصطفیٰ الازہری کے علاوہ اور بھی مکاتب فکر کے علماء ان کے ساتھ تھے۔ حکومت پاکستان نے یہ مکمل کارروائی انٹرنیٹ پر بھی دی ہے۔

الغرض فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کو اس قانون ساز قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ جو ضمیمہ کے طور پر چھاپ کر حکومت نے خود اس کو انٹرنیٹ پر بھی دیا ہے اور مولانا اللہ وسایا کی محنت و کاوش سے وہ سارا مواد پانچ جلدوں میں چھپ چکا ہے یہ مکمل فیصلہ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ کی جلد نمبر ۴ میں بھی چھپ چکا ہے۔ قارئین وہاں سے مکمل فیصلہ پڑھ سکتے ہیں۔

بریلویوں کے جھوٹ کا پول کھل گیا

بریلوی عام طور پر کہا کرتے تھے کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بڑی جرات کا مظاہرہ کیا جب مرزا ناصر نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کی عبارت اجرائے نبوت میں پیش کی تو مولانا شاہ احمد نورانی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم مولانا قاسم نانوتوی کو بھی کافر کہتے ہیں۔ میں نے پانچ جلدوں پر مشتمل تمام رپورٹ کو بالاستعیاب دیکھ لیا ہے مجھے اس رپورٹ میں یہ واقعہ نہیں ملا۔ لہٰذا یہ ملت بریلوی کا جھوٹ پکڑا گیا۔ اگر کوئی صاحب یہ واقعہ حکومت کی مصدقہ رپورٹ سے دکھا دے تو ہم اپنی بات سے رجوع کر لیں گے۔

یہ خنجر النبیین گا نہ [illegible] ان سے

یہ یاد رہے [illegible]

عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی مناظر عمر اچھروی لاہور

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

اور احناف کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔ (مقیاس حنفیت ص ۱۹۸)

قارئین آپ نے مولوی عمر اچھروی کا ملفوظ سن لیا اب مولانا احمد رضا خان اس فتویٰ کی زد میں آرہے ہیں۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی ہے۔ یہ بات ہمیں تسلیم نہیں بلکہ حدیث مذکور (اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔ از ناقل) حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء کرام جیسے خصائل و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لیے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے ..... تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لو کان بعدی نبی لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۷۳)

قارئین انصاف فرمائیں کہ مولوی عمر اچھروی کی زد میں جناب احمد رضا خان آرہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر فیصلہ فرمائیں۔ یہ بات تو فاضل بریلوی ہی کی ہے کہ "لو" فرض کرنے کے لیے آتا ہے۔ (معاذ اللہ جھوٹ سے پاک ہے)

تو اس حدیث کو فاضل بریلوی نے تسلیم کر لیا تو اس میں بھی "لو" کا لفظ ہے جس کا معنی فاضل بریلوی نے "اگر" کیا ہے۔ تو نبوت کو فرض کر کے فاضل بریلوی مولوی محمد اچھروی کی زد میں آگئے۔

قارئین خانصاحب کی ایک اور عبارت بھی زیر نظر ہے۔

خانصاحب لکھتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلاثون کذابون منهم مسیلمة والعنسی والمختار

(فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶۷۳)

مسیلمہ اور عنسی سے تو ملت بریلویت کے لوگ آگاہ ہوں گے البتہ مختار پر ایک علٰحدہ مضمون ضرور لکھا جائے کہ اس مختار سے مراد ذات واحد ہے یا کوئی اور شخصیت بھی مراد ہو سکتی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور علمائے حرمین

المہند کا طویل اقتباس پیش خدمت ہے:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیوں کہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے نص صریح کا۔ بلکہ ہمارے شیخ و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے۔ جو کچھ مولانا نے اپنے اس رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ ہے وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کرام کی نبوت کے زمانے سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔

اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا جب آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام الصلوٰۃ والسلام کی نبوت بالعرض اس لیے سارے انبیاء کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کا واسطہ ہیں۔ پس آپ خاتم النبیین ہیں ذاتاً بھی اور زماناً بھی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور نہایت رفعت اور انتہا درجے کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کی جامعیت و فضل کل حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ (المہند علی المفند ص ۳۸-۳۵)

عقیدہ ختم نبوت اور والد فاضل بریلوی مولانا نقی علی خان

مولانا نقی علی خان لکھتے ہیں:

اور جو اس لفظ کو بموجب قرات عاصم رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے کہ سوائے آپ کے یہ حسب بھی کسی اور کو حاصل نہ ہوا مہر کے اعتبار سے بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

(سرور القلوب بذکر المحبوب ص ۳۵۱)

خاتم النبیین کا جو معنی والد فاضل بریلوی نے کیا ہے کہ آپ کے سبب مرتبہ کسی اور نبی کو نہیں ملا انبیاء کا اعتبار زیادہ ہوا اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ اب بریلوی علماء اور مشائخ والد اعلیٰ حضرت پر وارد ہونے والے اس اعتراض کا تسلی بخش اور قابل اطمینان جواب اپنے اصول و ضوابط کی رو سے ضرور دیں۔ ورنہ والد فاضل بریلوی فتوی کفر کی زد میں آ چکے ہیں۔ کیوں کہ بریلوی حضرات کا تو فیصلہ ہی یہی ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور کرنا کفر و ارتداد ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس)

عقیدہ ختم نبوت اور صاحبزادہ پیر جماعت علی شاہ

پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے سید محمد حسین شاہ جماعتی لکھتے ہیں واضح رہے اس کتاب پر مقدمہ پیر کرم شاہ نے لکھا ہے۔

جن اوصاف حمیدہ و اخلاق جمیلہ شمائل حسنہ فضائل برگزیدہ مکارم اخلاق سے انبیاء کرام حامل تھے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں۔ اور آپ ہر طرح سے کامل اور مکمل ہیں۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ (افضل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۰)

انھوں نے بھی اور معنی بیان کیے ہیں لہذا یہ بھی فتوی تکفیر کی زد میں۔

خواجہ قمر الدین سیالوی کی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی زبردست تائید کرنا

حضرت مولانا الحاج خواجہ قمر الدین سیالوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے جو کچھ ختم نبوت کے حوالہ سے لکھا اس کی حضرت خواجہ صاحب موصوف نے زبردست تائید فرمائی چنانچہ حضرت خواجہ صاحب رقمطراز ہیں:

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے جہاں تک مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ (ذکر صول کی آواز ص ۱۱۶)

خواجہ قمر الدین سیالوی ایک نئے تناظر کی روشنی میں

بریلوی علماء مذکورہ بالا حوالہ کو جعلی سمجھتے ہیں مگر کیا فائدہ ہوا۔ ان حضرات نے اس حوالہ کو جعلی قرار دیا ہے اور ایک اور خط پیر صاحب سے منسوب مان کر اس خط کو صحیح قرار دیا۔ اس کی عبارت پہلے قارئین پڑھ لیں پھر تبصرہ کی انتظار فرمائیں۔

کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی

ذہنی لیے جائیں بلکہ یہ معنی بھی کر لیے جائیں کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کیا زید پر فتوی کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ؟

جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۳۳۴)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کی طرف منسوب جعلی خط اور ایک جھوٹ کا انکشاف

مولانا کامل الدین رتوکالوی نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کے حوالہ سے جو لکھا وہ قارئین نے پڑھ لیا ہو گا جسے تبسم صاحب نے جعلی قرار دیا ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۳۳۵) فی الواقع جو خط تبسم صاحب نے دریافت فرمایا ہے اس کے بارے میں یقین کامل ہے کہ وہ بالکل جھوٹا اور جعلی بنایا گیا ہے۔ اس کے جعلی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حاجی مرید احمد چشتی سیالوی بریلوی حضرات کی مستند شخصیت ہیں انھوں نے لکھا ہے:

حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے اسے نانوتوی دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا۔ (فوز المقال، ۳/۱۵۳)

ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۳۳۵ پر یہ جعلی خط بھی جو اسی صفحہ پر ہم لکھ آئے ہیں موجود ہے۔ اس پر خواجہ صاحب کے دستخط دیکھ لیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو ہم پیش کر دیں گے یہ اس خط کے جعلی ہونے کی دوسری دلیل ہے۔

تبسم بخاری کا ایک اور جھوٹ اور اس کا رد

تبسم صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند علماء دیوبند کی طرف نہیں ہے اس پر تبسم صاحب نے بڑے عجیب و غریب انکشافات فرمائے ہیں۔ اگر تبسم کا رد یہ پڑھ لیتے تو شاید اتنے اوراق سیاہ کرنے کی نوبت نہ آتی۔

صاحبزادہ خواجہ انوار احمد صاحب بگوی رقمطراز ہیں:

مولانا اجمیری کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا جنہوں نے انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور

حضرت خواجہ ضیاء الدین ثالث سیالوی کے مرید تھے۔ (تذکار بگویہ ۱۷۶/۲۴۲)

کیوں بخاری صاحب جب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں تو سند میں مولانا قاسم نانوتوی کا نام آیا یا نہیں۔ جب ان کی سند میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا نام ہے تو خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند میں بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔

ختم نبوت کا مفہوم بریلوی علماء کے نزدیک

ڈاکٹر آصف اشرف جلالی لکھتے ہیں:

جس طرح ختم نبوت اجماعی عقیدہ ہے ایسے ہی اس کے معنی پر بھی اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا مگر بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے ختم نبوت سے متعلق امت کے اجماعی فکر کے برعکس ختم نبوت کی بچگانہ تشریح کی جس پر مجدد دین وملت امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دینی ذمہ داری کے لحاظ سے شیخ دیوبند کی اس گستاخانہ عبارت کا شرعی حکم بیان کیا اور اس کی تکفیر کی۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۹)

سید بادشاہ تبسم بخاری لکھتے ہیں:

نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم مطلق باطل ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص ۱۷۷)

علامہ پیر محمد چشتی بریلوی لکھتے ہیں:

التزام کفر تاویل کی صورت میں بھی ہوتا ہے جیسے ختم نبوت زمانی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماعی تواتری اور ضرورت دینی والے عقیدہ سے متعلق آیت کریمہ کو خاتم النبیین بمعنی افضل الانبیاء اور صفت نبوت بالذات کے مفہوم میں تاویل کر کے ختم نبوت زمانی والے عقیدہ کو جہلا کا خیال قرار دینے میں ہوتا ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۳۸)

آگے لکھتے ہیں:

التزام کفر میں متکلم کو اپنے کلام کے کفریہ ہونے کا علم ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۳۹)

المہند کی توثیق کرنے والے متعدد بریلوی علماء کرام

بریلوی مذہب کی عظیم شخصیت مولانا عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ المہند علی المفند ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا گیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ (حسام الحرمین اردو ص ۹)

معلوم ہوا اس کتاب میں جو عقائد اور باتیں ہیں وہ بریلوی مسلک کی روشنی میں بھی درست ہیں۔

مولانا عبد الستار خان نیازی بریلوی لکھتے ہیں:

المہند علی المفند مصنفہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی کی جو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کی تصنیفات الدولۃ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے اپنے عقائد ونظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔

(اتحاد بین المسلمین ص ۱۱۵)

بریلوی مذہب کے اصول تکفیر کی زد میں آنے والے علماء کرام

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں پڑھ لیا اگر بریلوی اصول تکفیر کو درست مان لیا جائے تو نہ صرف حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں بلکہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کے تمام ممبران، مقدمہ بہاولپور کے جج محمد اکبر خان رحمہ اللہ علیہ اور اس مقدمہ کی توثیق کرنے والے جید بریلوی علماء کرام سید احمد سعید کاظمی، سید محمود احمد رضوی، مفتی محمد حسین نعیمی اور دیگر اس مقدمہ فیصلہ بہاولپور کی تائید اور توثیق کرنے والے علماء بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔

مزید فاضل بریلوی کے والد گرامی نقی علی خان، خواجہ قمر الدین سیالوی اور المہند کی تائید کی تصدیق کرنے والے متعدد علماء حرمین وعرب بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔ قارئین فتویٰ کفر کی زد میں بہت سے اکابرین آرہے ہیں۔ لہٰذا بریلوی علماء تفصیلی فہرست شائع کریں کہ کون کون دائرہ اسلام سے خارج ہیں تاکہ حق و باطل واضح ہو سکے۔ المہند کی تصدیق کرنے والوں کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

علماء مکہ شریف

1۔ الشیخ محمد سعید اسمٰعیل الشافعی امام و خطیب مسجد حرام شریف
2۔ الشیخ احمد رشید حنفی
3۔ الشیخ محب الدین مہاجر مکی حنفی
4۔ الشیخ محمد صدیق افغانی مکی
5۔ الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ
6۔ الشیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

علماء مدینہ شریف

1۔ الشیخ السید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ
2۔ الشیخ رسوقی عمر مدرس مدرسۃ الشفاء
3۔ الشیخ ملا محمد خان المدرس فی الحرم النبوی
4۔ الشیخ راجی فیض الکریم خلیل بن ابراہیم خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
5۔ الشیخ السید احمد الجزائری شیخ المالکیہ بالحرم النبوی الشریف
6۔ الشیخ عمر بن حمدان المحرسی خادم العلم بالمسجد النبوی الشریف
7۔ الشیخ محمد العزیز الوزیر التونسی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
8۔ الشیخ محمد زکی البرزنجی خادم العلم بالمسجد النبوی
9۔ الشیخ محمد السوسی الخیاری
10۔ الشیخ احمد بن مامون البلغیثی من مشاہیر العرب
11۔ الشیخ موسیٰ کاظم بن محمد خادم العلم والمدرس باب الاسلام

12۔ الشیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
13۔ الشیخ ابن نعمان محمد منصور خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
14۔ الشیخ معصوم احمد سید خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
15۔ الشیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ العربی ولیہ من علماء العرب
16۔ الشیخ یاسین غفرلہ

یہ دو حضرات دمشق کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ یاسین اور شیخ توفیق

17۔ الشیخ محمد توفیق
18۔ الشیخ ملا عبدالرحمن المدرس بالحرم النبوی الشریف
19۔ الشیخ محمود عبد الجواد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
20۔ الشیخ احمد ساطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
21۔ الشیخ محمد حسن سندی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
22۔ الشیخ احمد بن احمد اسعد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
23۔ الشیخ عبداللہ خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
24۔ الشیخ محمد بن عمر الفاراتی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
25۔ الشیخ احمد بن محمد الشنقیطی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

علماء مصر و ازہر

1۔ الشیخ سلیم البشری شیخ الازہر
2۔ الشیخ محمد ابراہیم القایاتی ازہر
3۔ الشیخ سلمان العبد ازہر
4۔ مولانا السید محمد ابوالخیر الشہیر بابن عابدین بن العلامہ احمد بن عبدالغنی بن

دستِ و گریباں

مسئلہ چہارم

(تحفظ ختم نبوت اور بریلوی علماء و مشائخ)

مؤلف: مناظر اہلسنت مولانا ابو ایوب قادری

عمر عابدین الدمشقی یہ فتاویٰ شامی کے مصنف کے نواسے ہیں۔

5۔ الشیخ المصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی
6۔ الشیخ محمود رشید العطار تلمیذ رشید بدرالدین محدث شامی
7۔ الشیخ محمد ابوشی الحموی دمشق
8۔ الشیخ محمد سعید الحموی دمشق
9۔ الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشق
10۔ الشیخ محمد ادیب الحورانی
11۔ الشیخ عبد القادر
12۔ الشیخ محمد سعید دمشق
13۔ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی دمشق
14۔ الشیخ حضرت فارس بن محمد دمشق
15۔ الشیخ مصطفیٰ الحداد

یہ حرمین شریف واز ہر و دمشق کے 46 جید علماء کے نام آپ نے ملاحظہ کیے۔ جنہوں نے المہند کی تصدیق کی۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی علماء و مشائخ

عقیدہ ختم نبوت کے لیے دو شخصیات بریلوی علماء میں پیش پیش ہیں۔ ان دونوں علماء کی عبارات ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔

مشہور گستاخ بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب و گل میں موثر تھی؟ اگر موثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے یا نعوذ باللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے اگر وہ موثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لیے بالفعل نبی تھے اور باایں ہمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت و رسالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ (نظریہ ص ۱۱)

ایک اور بریلوی عالم مولانا سیف علی سیالوی لکھتے ہیں:

(۱۲) تحقیقات: جب لوگ مذہبی چالبازوں کی چالبازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عنقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۴۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی اور ایسی لکھی کہ علم کے دریا بہا دیے مستقبل قریب میں انشاءاللہ یہ کتاب ہر خاص و عام کی دینی ضرورت بنتی نظر آ رہی ہے۔

(تجلی الاسلام نمبر ص ۴۶۲)

تحفہ تحقیقات میں لکھا ہے:

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے۔

اس طرح پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ آپ خاتم بمعنی اصل نبی ہیں اور دوسرے انبیاء آپ کے تابع ہیں لہٰذا اگر بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آ جائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحقیقات، ص ۲۰۰)

فتویٰ تکفیر کی زد میں آنے والے بریلوی علماء و اکابرین

قارئین آپ نے تین عدد عبارات پڑھ لی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی یا بصورت دیگر ختم نبوت سے متصف مانا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔ دشمن کی زبان سے تائید حضرت نانوتوی لائق قابل تحسین ہے۔

الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

اب اس فتویٰ کی زد میں کون کون آتے ہیں خود ایک بریلوی محقق مفتی نذیر احمد سیالوی کی زبانی سماعت فرمائیں۔ شیخ الحدیث مفتی نذیر احمد سیالوی اشرف سیالوی کو خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

کچھ عرصہ چھوڑ کر گذشتہ ساری زندگی جب اپنا نظریہ اور عقیدہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم اجسام میں قبل از بعثت بھی بالفعل نبی (بمعنی مصطفیٰ) تھے تو اس وقت ائمہ وعلماء اعلام ما بعد تو درکنار حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ بھی یہی بتاتے تھے اور احادیث مبارکہ سے اس پر مہر تصدیق حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرتے تھے اور اب جب آپ کا نظریہ بدلا ہے تو دعویٰ کر دیا کہ آپ قبل از بعثت بالفعل نبی نہیں تھے بلکہ اس عقیدہ والے جاہل، نادان، عقل و فہم دانش و بینش سے عاری اور خالی ہیں۔ دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے قرار دے۔

(تحقیقات ص ۱۰۱، اشاعت ثانی) (نبوت مصطفیٰ، ص ۲۰۶-۲۰۵)

آگے لکھتے ہیں:

اہل علم پر ہرگز مخفی نہیں کہ گذشتہ کل زندگی میں مسئلہ نبوت میں ان کا قول شریف اور عقیدہ مبارکہ تو وہی تھا جو خیر القرون سے بطریقہ توارث ان کے مشائخ اور اساتذہ تک پہنچا تھا اور ان نصوص قدسیہ سے انہوں نے اخذ کیا تھا تو لامحالہ اب ان کے خلاف علمائے شرع کا اجماع بتانا علماء شرع پر بلا شبہ افتراء اور بہتان ہے۔ (نبوت مصطفیٰ، ص ۲۰۶)

قارئین مذکورہ بالا دونوں عبارات سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ سیالوی صاحب کی زندگی کے ابتدائی دور میں عقیدہ اور تھا اور آخری ایام میں عقیدہ بدل گیا بعینہ ایسا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ شروع زندگی والا عقیدہ اور، اور آخری زندگی والا عقیدہ اور۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سیالوی کے جو ہم عقیدہ نہیں وہ سب اجماع کے منکر، جاہل، نادان، دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے ہیں۔

کہنے والے نے کیا خوب کہا

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مفتی نذیر احمد سیالوی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

صاحب تحقیقات نے خود اعتراف کیا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی تسلیم کرنے کے باوجود عالم اجسام میں قبل بعثت نبی ہونے کی نفی کرنے کا نظریہ اور عقیدہ پہلے علمائے اسلام میں سے کسی کا بھی نہیں بلکہ فاضل محقق کی اپنی اختراع ہے۔ (نبوت مصطفیٰ، ص ۲۰۸)

قارئین آپ نے ایک بریلوی محقق کی تحریر پڑھ لی کہ سیالوی صاحب کا اعتراف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الارواح میں بالفعل نبی ہیں اور یہ علماء اسلام کا عقیدہ ہے۔ تو اب حضرت مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض ختم ہو گیا۔ قارئین پر واضح رہے کہ مفتی نذیر کی کتاب نبوت مصطفیٰ عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت پر متعدد بریلوی اکابرین کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید اور تصدیق کرنے والے مسلمہ اکابرین امت اور بریلوی علماء

قارئین کرام ہم صرف ان علماء کی فہرست پیش کرنے لگے ہیں جو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی عقیدہ ختم نبوت میں تائید فرما رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ فہرست بریلوی عالم مفتی عبد المجید خان سعیدی کی کتاب تنبیہات بجواب تحقیقات سے اختصاراً نقل کی ہے۔ مفتی صاحب کی کتاب پڑھیں۔ چنانچہ مفتی عبد المجید خان سعید لکھتے ہیں:

قبل تخلیق آدم علیہ السلام بالفعل نبی ہونے پر تصریحات اکابر علماء اسلام نیز علماء وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین نیز سرگودھی صاحب سے ثبوت۔ (تنبیہات ص ۱۸۳)

علامہ سبکی رحمہ اللہ علیہ — علامہ ابن الجزار رحمہ اللہ علیہ
علامہ سید احمد عابدین شامی رحمہ اللہ علیہ — علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ علیہ
علامہ سخاوی رحمہ اللہ علیہ — علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ
علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ علیہ — علامہ سید میر غنی رحمہ اللہ علیہ
شیخ عبد الحق شاہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ — حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ علیہ
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی — علامہ فضل حق خیر آبادی
علامہ نور بخش توکلی — پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
پیر سید شریف جرجانی — شہزادہ اہل سنت حضرت مفتی اعظم
صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب — تلمیذ صدر الشریعہ مفتی جلال الدین امجدی
علامہ سید محمود احمد رضوی — شیخ القرآن علامہ منظور احمد حنفی
مبلغ اسلام سید سعادت علی کاظمی — سید محمد سعید الحسن شاہ
قاضی عبد الرزاق بھترالوی — پیر محمد کرم شاہ الازہری
مفتی احمد یار خان نعیمی — محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد
شیخ الحدیث غلام جیلانی میرٹھی — خواجہ دوست محمد قند هاروی
بحر العلوم علامہ عبد العلی — علامہ شاہ تراب الحق قادری

قارئین بریلوی محقق شیخ الحدیث نے ان تمام علماء مذکورہ بالا عنوان کے پیش نظر اپنے عقیدہ اور نظریہ کی تائید میں پیش کیا ہے۔ جو در حقیقت حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تصدیق اور تائید کرنے والے ہیں۔ کیونکہ سیالوی صاحب کا حوالہ "نظریہ" کے حوالے سے آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مان لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی قابل اعتراض نہیں ٹھہرتے۔

جمہور علمائے امت کا حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرنا

قارئین آپ حضرات نے اشرف سیالوی کی عبارت پڑھ لی ہوگی کہ اگر حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی بات درست ثابت ہو جاتی ہے اور حضرت نانوتوی پر اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ اب ایک بریلوی مذہب کے شیخ الحدیث مفتی نذیر احمد سیالوی کی عبارت ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

باجماع اہل السنۃ والجماعۃ شرعاً و عقلاً اگر زوال نبوت ناممکن اور محال ہے اور جمہور علمائے امت کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد اور اس مضمون والی دیگر احادیث مبارکہ اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے عالم ارواح میں بالفعل نبوت عطا کی گئی ہے تب سے ابد الآباد تک بالفعل نبی (بمعنی مصطلح) ہیں۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۱۹۸)

قارئین کرام آپ مفتی سیالوی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت پر غور فرمائیں کہ ساری امت کا اجماع ہے کہ آپ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے تو مفتی صاحب موصوف کی رو سے تو جمہور علمائے اسلام نے حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کر دی۔ قارئین پر واضح رہے کہ مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب اور فاضل بریلوی کا بھی یہی عقیدہ بیان فرمایا ہے اور موصوف کی کتاب پر جید بریلوی علماء کی تقاریظ بھی موجود ہیں۔ ان میں سے چند شخصیات کے نام ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱) مفتی عبد الرشید جھنگوی

(٢) شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد یار صاحب اوکاڑہ

(٣) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

(٤) محقق العصر علامہ مفتی محمد خان قادری

(٥) مولانا محمد شریف رضوی بھکر

(٦) مناظر بریلویہ مفتی محمد شوکت علی سیالوی

مزید بارہ عدد علماء کی تائیدات اور تقاریظ بھی موجود ہیں۔

نیز اہلسنت کے لیے خوشی کا مقام ہے کہ بریلوی مفتی و شیخ الحدیث نے اپنے موقف کی تائید میں جملہ صحابہ، تمام تابعین، جملہ محدثین کو اپنے عقیدہ کی ترجمانی میں پیش کیا ہے جو در اصل حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی زبردست تصدیق اور تائید ہے۔

چنانچہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

تمام اجلہ صحابہ کرام جیسے حضرت فاروق اعظم، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عرباض بن ساریہ اور حضرت میسرہ وغیرھم رضی اللہ عنہم نیز وہ تمام تابعین اور اتباع اور مابعدھم نیز وہ جملہ محدثین جنہوں نے اپنی اسناد سے ان احادیث (کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد) کو اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ اصولی طور پر سب اس کے قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے مقدم ہے اور آپ تخلیق آدم سے پہلے بھی بالفعل نبی تھے۔

(تنبیہات ص ١٨٢)

بزرگانِ دیوبند سے ثبوت اور حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی

قارئین کرام ہم صرف مفتی عبدالمجید سعیدی کے نقل کردہ حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا حسین احمد مدنی وغیرھم علمائے اہلسنت کا یہی عقیدہ تھا۔ جس کے تفصیلی حوالہ جات مفتی عبدالمجید خان سعیدی نے

اپنی کتاب تنبیہات پر نقل فرماتے ہیں۔ جس پر ہم مفتی عبدالمجید خان سعیدی کے بے حد مشکور ہیں۔

چنانچہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی حضرت نانوتوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

بانی فکر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب حدیث "کنت نبیا وآدم بین الماء والطین" بھی اسی کی جانب مشیر ہے (تحذیر الناس ص ٧ طبع جمیعہ دیوبند) نیز نانوتوی صاحب نے حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کو صحیح مانا ہے۔

(آب حیات ص ١٨٦، ازطبع قدیمی دہلی) (تنبیہات ص ٢١٣)

قارئین آپ از خود فیصلہ فرمائیں کہ تحفہ تحقیقات اور نظریہ سیالوی کے حوالے سے تو یہ تمام مسلم الاکابرین اہلسنت اور بریلوی علماء کرام حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اب علامہ اشرف سیالوی اور علامہ نصیر الدین سیالوی جو بریلوی مذہب کی مسلم شخصیات ہیں اور بہت سے بریلوی اکابرین کی تائیدات بھی ان کو حاصل ہیں کے قائم کردہ اصول وضوابط کی روشنی میں حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ فللہ الحمد

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید خود سیالوی صاحب کے قلم سے

قارئین آپ تحفہ تحقیقات کے حوالے سے یہ حوالہ پڑھ چکے ہیں کہ اگر آقا دو عالم سب سے پہلے ختم نبوت سے متصف ہیں تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کا کلام تحذیر الناس قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔

چنانچہ بریلوی محقق دوراں مفتی عبدالمجید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

مسئلہ ہذا کے حوالے سے مرکودھوی صاحب (سیالوی صاحب از مولف) اب سے کچھ عرصہ پہلے تک پوری زندگی جس امر کے قائل رہے اور تحریرا تقریرا ثابت شدہ مسلمہ کے ساتھ اس کا پرچار کرتے رہے اور اس پر زور دیتے رہے اور منکرین پر برق خاطف بن کر ان کا رد فرماتے رہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کوئی زمانہ خالی نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت باسعادت سے بعمر چالیس سال وحی جلی کے نزول تک بھی نبی تھے۔ چالیس سال بعد نبی بنے نہیں بلکہ نبی و

رسول ہونے کا اظہار فرمایا۔ (تنبیہات، ص ۴۴)

ایک اور مقام پر مفتی صاحب موصوف اشرف سیالوی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حضرت ابو البشر سے قبل خارج میں متحقق تھی، اور وصف نبوت بلکہ خاتم النبیین والے وصف سے موصوف تھی اگرچہ وجود عنصری کے لحاظ سے ظہور بعد میں ہوا۔ (تنبیہات، ص ۵۰)

مفتی صاحب بطور نتیجہ کے لکھتے ہیں:

مسئلہ ہذا کے حوالہ سے سرگودھوی صاحب کا پہلا نظریہ درست تھا تو ان کے یہ ایام کفر میں گزر رہے ہیں اور اگر ان کا دوسرا نظریہ صحیح ہے تو ان کی زندگی کا سابقہ بیشتر حصہ کفر پر گزرا۔ (تنبیہات، ص ۴۵)

قارئین آپ نے سیالوی صاحب کا نظریہ مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کی رو سے پڑھ لیا ہے اور اس پر بریلوی محقق مفتی عبدالمجید خان سعیدی کا تبصرہ بھی پڑھ لیا اب اگر سیالوی صاحب کا دوسرا نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض از خود رفع ہو جاتا ہے اور امر مقصود بس یہی ہے۔ سیالوی صاحب مسلمان ہیں یا کافر مذکورہ بالا عبارت سے قارئین از خود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور مشہور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب

سیالوی صاحب رقمطراز ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول نبی ہوں گے یا نہیں؟ بصورت اولیٰ آپ کی امتیازی شان خاتم النبیین ختم ہو جائے گی اور اگر نبی نہیں ہوں گے تو کیا ان کی نبوت سلب ہو چکی ہوگی؟ نعوذ باللہ اگر زمین والوں کے ایک دور کا نبی دوسرے زمانے میں ان کے پاس تشریف لائے تو اس کا ان کے لیے بالفعل نبی ہونا لازم اور ضروری نہیں ہے۔ (نظریہ، ص ۱۷)

اس عبارت پر ایک بریلوی محقق زمان کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

کیا حکم اور عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بدستور نبی اور رسول ہونا تسلیم کرنا جو کہ اسلام میں قطعیات اور ضروریات دین سے ہے صاحب نظریہ کے نزدیک نزول کے بعد ان کا نبی نہ ہونا قطعی اور ضروری ہے۔
(تصریحات، ص ۹۶)

ایک اور جگہ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

باجماع علمائے امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد ایک لحظہ کے لیے بھی ان کے نبی ہونے کی نفی کرنا اسلام کے ایک قطعی اور ضروری امر کا انکار ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔ (تصریحات، ص ۱۰۷)

فاضل بریلوی کا عقیدہ ختم نبوت

مفتی عبدالمجید خان سعیدی فاضل بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

جب آخر الزمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے۔ (تجلی الیقین، ص ۱۵) (تصریحات، ص ۱۱۱)

قارئین اگر سیالوی صاحب کی یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اگر بعد از نزول نبی اور رسول مان لیا جائے تو ختم نبوت کا انکار ہو جائے گا جبکہ فاضل بریلوی کا یہی عقیدہ ہے جو مفتی صاحب نے بیان کیا ہے۔ تو فاضل بریلوی منکر ختم نبوت قرار پائے، اگر تسلیم نہ کیا جائے تو ضروریات دین اور قطعیات کا منکر سیالوی صاحب کو قرار دیا جائے۔

بریلوی علماء و محققین جس کے فرمان کے حق میں فیصلہ کفر یعنی فتویٰ کفر دیں یہ ان کی صوابدید پر منحصر ہے۔